مطبوعات

تین دن بغداد میں | مصنّف: حکیم محمد سعید ۔ ناشر: نونہال ادب، ہمدرد فاؤنڈیشن کراچی ۔ صفحات: ۸۸ قیمت: -/۱۲ روپے

یہ ایک بہت خوب صورت اور مفید کتاب ہے، جو حکیم محمد سعید صاحب نے بچوں کے لیے لکھی ہے ۔ جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہوتا ہے انھوں نے اس میں سفرِ بغداد کے واقعات درج کیے ہیں ۔ لیکن ضمناً ایسی بے شمار باتیں لکھ دی ہیں جن سے بچوں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے کیا کچھ کرنا چاہیے ۔ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے عمدہ اطوار اور بہترین خیالات کے حوالے سے حکیم صاحب کی ایسی پیاری شخصیت ابھرتی ہے کہ بچے اسے اپنے لیے اعلیٰ نمونہ قرار دے سکتے ہیں ۔ اپنے دین سے گہری محبت، علم حاصل کرنے اور علم پھیلانے کی لگن، محنت کی عادت اور حب الوطنی وغیرہ ایسی صفات ہیں جن کی وافر جھلکیاں اس مختصر کتاب میں ملتی ہیں ۔ اندازِ بیان آسان اور ایسا خوب صورت ہے کہ خواجہ حسن نظامی کے روزنامچے کی یاد تازہ ہوتی ہے ۔

کتاب میں اگر کسی کمی کا احساس ہوا تو وہ یہ ہے کہ اس میں بغداد کے حالات بس برائے وزن بیت ہی ہیں ۔ جب کہ ضرورت اس بات کی تھی کہ زیادہ باتیں اس تاریخی شہر اور اس بڑے اسلامی ملک کے بارے میں بتائی جاتیں ۔ ص ۳۷ سے ص ۵۳ تک، ۱۷ صفحات الہ دین کی معروف کہانی کی نذر کر دیے گئے ہیں ۔ تاہم اپنی موجودہ حالت میں بھی کتاب بچوں کے لیے بہت مفید ہے ۔ اس کا ظاہری حسن بھی قابلِ تعریف ہے سرورق دیدہ زیب، کتابت و طباعت اچھی ہے ۔ اور چار صفحات کی رنگین تصاویر

نے اس کی خوشنمائی میں اضافہ کیا ہے۔ (منظر زیدی)

تنویر اقبال | ڈاکٹر عبدالمغنی پروفیسر انگریزی و مدیر ماہنامہ مریخ پٹنہ۔ ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار، لاہور۔ سفید کاغذ و رنگین سرورق کے ساتھ (اگرچہ ذرا سادہ ہونا چاہیے تھا) ۲۹۶ صفحوں کی کتاب کی قیمت ۔/۴۸ روپے۔

اقبال (شخصیت، فکر اور فن) اردو میں ایک ایسا موضوع ہے، جس کی مثال کسی ایسے چشمۂ رواں کی سی ہے جس کا ہر قطرہ ذرّے ذرّے سے گلستان و خیاباں اُگاتا ہے۔ اس چشمے سے چاروں طرف نور کی ندیاں رواں ہیں۔ ہر سال نئی تنقیدی اور تشریحی کتابوں کی ایک نئی تعداد سامنے آجاتی ہے۔ لیکن اقبال کے کلام و پیام کے متعلق ڈوب کے لکھنے والے ناقد و مبصر بہت کم ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمغنی جو اس کتاب کے علاوہ ۱۶ کتابیں سامنے لا چکے ہیں۔ اور ۱۹۹۰ء میں ۳ زیرِ طبع تھیں، تجزیاتی تنقید کے میدان میں پُرزور تخلیقی اسلوبِ اظہار کے ساتھ جلوہ گر ہوئے ہیں۔ ان کی تحریر ایسی عمدہ ہے کہ اس میں کہا جا سکتا ہے کہ "اور پھر بیاں اپنا"۔ ان کا کمال اقبال کے متعلق اپنے دعاوی کے تحت تجزیہ کاری سے اور معترضین اور نافہموں کے لیے دوٹوک وضاحتیں کرنے سے علی الخصوص ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح نظم و نثر کے دوسرے بہت سے فن کاروں کو انھوں نے اپنے قلم کے ترازو پر تولا ہے۔ اور تنقید و توضیح کے ترازو کا صحیح استعمال کر دکھایا ہے۔ وہ مبہم، پُراسرار انگریزی اصطلاحات سے بوجھل، فلسفیانہ غبار انگیزی اور مرعوب کن اندازِ بیان اختیار نہیں کرتے بلکہ شہرِ تنقید کے مروّجہ فیشن کی زنجیروں سے آزاد ہو کر پُرزور بات کہتے ہیں۔ "اقبال کی حقیقت و عظمت"، "اقبال اور اسلامی فکر کی تشکیل جدید"، "کلام اقبال کی اشاریت (خاص اہمیت)"، "اقبال اور دہریت"، "موازنۂ اقبال و غالب"، "اقبال اور کارل مارکس"، جیسے مقالات پڑھ کر آپ اقبال شناسی کی بھی نئی منزلیں طے کر جائیں گے اور آپ کو یہ بھی اندازہ ہو جائے گا کہ عبدالمغنی سوچنے اور تجزیہ کرنے میں کتنا مدبر اور قدرتِ بیان

میں کیسا جادوگر ہے ۔ اس کی بڑی قوت یہ ہے کہ وہ بات کو سمجھ کر اور تول کر مکمل یقین کے سامنے پیش کرتا ہے ۔

ڈاکٹر پروفیسر عبدالمغنی اسلامیت کے بارے میں چونکہ کسی احساسِ کمتری ، بلکہ الحاد زدہ دنیا کے لحاظ سے "احساسِ جرم" میں مبتلا نہیں ہیں ۔ اس لیے اس کی آفاقیت کو اپنی جگہ برقرار رکھتے ہوئے اس کی اسلامیت کی پوری جھلک دکھا دیتے ہیں ۔ اس بارے میں صرف ایک اقتباس نقل کرتا ہوں :

"الحاصل، اقبال کی انسان دوستی چند مبہم خواہشات اور آوارہ جذبات کا مظاہرہ نہیں ، (ذرا اس جملے کو پھر غور سے پڑھیے ! ن ۔ ص) یہ ایک واضح مقصد اور اصول کا اظہار ہے ۔ اس کا تعلق زندگی کے ایک نصب العین سے ہے ۔ یقیناً اس کا محرک اور فطری اور بے اختیار دردِ دل ہی ہوگا ، مگر اس کا مقصود عالمِ انسانیت کی منظم اصلاح ہے ۔" (ص ۱۵۲)

پورے صفحے کی یہ عبارتِ مسلسل میں پوری نقل نہیں کر سکتا ۔ اور اس سے واضح تر کئی اور عبارتیں آپ خود ہی کتاب میں پڑھیے ۔ افسوس ہے کہ نہ میرا سرمایۂ اوقات و قویٰ زیادہ ساتھ دیتا ہے اور نہ ترجمان القرآن کی تنگ دامانیاں قلم کے لیے سازگار ہیں ۔

اشاریت والے مضمون میں جو مثالیں دی گئی ہیں ، کاش کہ ان میں سے ایک (طلوعِ اسلام کے ایک بند کا تجزیہ) میں نقل کر سکتا ۔ کیا شاندار تبصرہ ہے جو فہمِ اقبال کا کامیاب ذریعہ بن گیا ۔ اس شعر نافہم دور میں ایسی تحریروں کو پڑھ کر مجھے شعر العجم اور شعر الہند (شبلی) کی یاد آتی ہے ۔ مگر وہاں فاضل مؤلف دریائے سخن کے کنارے پر سے اس کے گردابوں ، حبابوں کا تماشا کراتا ہے اور یہاں کا نیا نکتہ شناس اپنے قارئین کو ساتھ لے کر سمندر میں کود جاتا ہے اور ہر چیز کو قریب سے دکھاتا اور حدِ فکر اور حدِ نظر کے علاوہ حدِ لمس میں بھی لاتا ہے ۔

آخر میں مکتبۂ تعمیرِ انسانیت کے لیے دلی تحسین !

پاک امریکہ تعلقات | از ڈاکٹر سید اسعد گیلانی، پی، ایچ، ڈی (سیاسیات)

ناشر: محمد عثمان شمسی، یمین اسلامک پبلشرز، لاہور - بہ اہتمام ادارۂ علم و ادب پاکستان -

ان دنوں "پاکستان امریکہ تعلقات" خاصا اہم موضوع ہیں، اور دانشور اور اخبارات اور سیاسی و مذہبی اکابر، تحریر و تقریر کے ذریعے اپنے خیالات لا رہے ہیں - اسعد گیلانی نے خوب کام کیا کہ مختلف اہل قلم کی ۳۶ تحریریں یک جا کر دیں جنہیں پڑھ کر پاک امریکہ تعلقات کے ماضی کے تجربات بھی سامنے آ جاتے ہیں - اور مستقبل کے لیے اکابر و عوام کے خطوط فکر بھی --- ۲۰۰ کے قریب صفحات، رنگین دبیز کور، قیمت درج نہیں -

---

فصلِ زیاں | مجموعہ غزلیات حفیظ الرحمٰن احسن مینجنگ ایڈیٹر سیارہ -

ناشر: سدا بہار پبلشرز - ۱۷ - اردو بازار، لاہور - صفحات: ۱۳۶ - سفید کاغذ، کتابت و طباعت عمدہ، سرورق آرٹ کارڈ، آرٹ ورک کے ساتھ - قیمت ۴۵/ روپے -

حساس فن کاروں کے لیے جب ناسازگار دور آتے ہیں، دماغ جلنے لگتے ہیں، گلے گھُٹ جاتے ہیں، امیدوں کے چراغوں کی لو مدہم ہو جاتی ہے، تیرگی میں مجسمہ ہائے تخریبِ اقدار، نیرو فلوار لے کر ہر طرف پھیل جاتے ہیں تو ایسی کابوسی گھٹن میں اصنافِ سخن کے نئے پیرائے نمودار ہو جاتے ہیں - گذشتہ دورِ بے ضمیری کو فصلِ غزال کے بجائے فصلِ زیاں کہہ کر نہ صرف اپج سے کام لیا گیا ہے، بلکہ محسوس کرایا گیا ہے کہ سیاسی، اخلاقی، مالی اور بین الاقوامی لحاظ سے ہم نے زیان کاری کا دور گذارا ہے -

ایسی فضا میں غزل حقیقت اور اشاریت کے درمیان کئی مقامات پسند کر سکتی ہے جن میں سے ایک وہ ہے جسے حفیظ احسن صاحب نے برتا ہے اور اس کے متعلق

مشہور ادیب اشفاق احمد نے خوب لکھا ہے کہ:

"مولانا ظفر علی خاں کے کمالِ فن اور اکبر الہ آبادی کی کاٹ کے دو عظیم دھاروں کے مابین ایک اور آبنائے شعر، جو اپنے وجود میں مختصر مگر اپنی تندی میں کڑی کمان کا وہ تیر ہے جو فصیلِ زباں کے ترکش ہی سے برآمد ہو سکتا ہے۔" (فلیپ)

اب میں اور کیا کہوں — جب کہ میں نے اس کتاب کی تقریظ کے خاتمے پر لکھا ہے کہ "ہمارے نوجوان شاعر حفیظ الرحمٰن احسن کا مجموعہ بتاتا ہے کہ اگر ان کے بعض کھلے کھلے سیاسی اشعار کو ایک اور طرح کا سامانِ دلچسپی قرار دے لیا جائے تو ان کے مجموعۂ غزل میں غزل کا لہجہ گھٹا بن کر چھایا ہوا ہے۔" آخر میں ایک شعر ؎

کس کو سمجھائیں کہ ہے تعمیر کیا، تخریب کیا
والئے عسرت امتیازِ خیر و شر کوئی نہیں

اہل بیت حصہ اوّل | مصنف: فائد العمروسی - ترجمہ از عربی: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی

ناشر: چوہدری ثناء اللہ بھٹہ - بساطِ ادب، چوک انارکلی، ادبی مارکیٹ، لاہور ۲ ٹائیٹل آرٹ کارڈ، ڈیزائن سے آراستہ۔ صفحات: ۲۴۵ - قیمت: ۱۵۵/- روپے پیپر بیک سرورق ۹۵/- روپے۔

فائد العمروسی کا کام بھی بڑا اہم ہے، مگر مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی بھی بڑے زوردار ادیب و خطیب ہیں۔ ایک لحاظ سے یہ کتاب علمی نوعیت رکھتی ہے، دوسری طرف پیرایۂ بیان کہانیوں جیسا دلچسپ ہے۔

میں ان مندرجات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کر رہا جو مصنف و مترجم نے پیش کر کے حقائق کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ علمی اختلاف کہ مباہلہ کے لیے چادر میں لیے گئے نفوس ہی اہل بیت تھے یا ازواجِ مطہرات بھی اہل بیت میں شامل تھیں، یا حضورؐ کے تمام قریبی لواحقین بھی اس دائرے میں آتے ہیں —

اس کی نوعیت اپنی جگہ اہم، مگر اصل قضیہ یہ ہے کہ "اہل بیت" کی اصطلاح اور اس کا اطلاق شیعہ نقطۂ نظر سے ایک خاص شکل رکھتا ہے، اس کی باقاعدہ شرعی و فقہی حیثیت ہے - اور پھر اہل بیت کی اولاد بطور سید مستقلاً خاص حقوق رکھتی ہے- مشکل یہ ہوئی جب کوئی مسئلہ فرقہ وارانہ خراد پر چڑھ جاتا ہے تو پھر نہ لغت کام کرتی ہے، نہ عرف، نہ نصوص، نہ حدیث و سیر کی روایات - بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اہل بیت کی مخصوص نوعیت سبائی منصوبہ کے تحت نمودار ہوئی - اور اس نے ایسے تخریبی و تخریبی فتنے پیدا کر دیئے کہ پرچم توحید کو لے کر کھڑی ہونے والی صاحب اتحاد و اخوت ملت ہمیشہ کے لیے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

آپ جو بھی مفید ایمان و عمل بحثیں ہوں، ضرور لایئے - مگر یہ بتایئے کہ اس دراڑ کا کیا علاج ہے - جو حصار ملت میں ہمیشہ کے لیے پڑ گئی - تاہم جو مواد اس ترجمہ شدہ کتاب میں پیش کیا گیا ہے وہ اہل انصاف و اعتدال کے لیے مفید رہے گا۔

اسلام میں خدمت خلق کا تصور از قلم مولانا سید جلال الدین عمری - ناشر: ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ (انڈیا) کتابت و طباعت بہت خوب، ٹائیٹل دبیز رنگین - صفحات: ۱۷۵ - قیمت: ۲۵/ روپے

سید جلال الدین عمری صاحب کے نام سے خادم اسلام حلقوں میں کون واقف نہ ہوگا۔ عرصہ سے ان کا قلم دینی علم اور تعلیم کے میدان میں محو سفر ہے - ان کی تازہ کتاب سامنے ہے - دراصل دین دو بڑی چیزوں پر مشتمل ہے، خدا سے بندگی و طاعت کا تعلق اور انسانوں سے اخوت و خدمت کا تعلق - خدا سے تعلق بہترین قولی اور افکار اور جذبات سے قلب و ذہن کو آراستہ کرتا ہے - اور انسانوں سے صحیح تعلق خدا پرستانہ قلبی اور ذہنی قوتوں کو عملاً برتنے سے عبارت ہے - انسانوں کی محبت و خدمت آدمی کو تقشف بے جا سے روکتی ہے - کبر علم و تقویٰ کے خطرات سے بچا کر عاجزی و فروتنی کے مقام پر لاتی ہے، اور یہی مقام ہے جس پر رہ کر خدا کی دعوت

کو انسانوں تک زیادہ بہتر طریق سے پہنچایا جا سکتا ہے۔ مؤلف نے بجا طور پر انسانوں کی خدمت کو عبادت قرار دیا ہے۔ (جب کہ مطلوب اطاعتِ الٰہی اور حصولِ رضائے الٰہی ہو)۔

عمری صاحب کی کتاب میں خدمتِ خلق کے ہر پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے۔ خدمت کا مرتبہ، خدمت کے مستحقین، خدمت کے طریقے، بعض متعین پہلو، رفاہی خدمات، خدمتی ادارے اور تنظیمیں، حقوق کی فطری ترتیب اور اُن کی رُوح اخلاص جیسے موضوعات پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا سید جلال الدین عمری صاحب نے قرآنِ پاک کی آیات، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، صحابہ و دیگر اکابرِ دین کے مقولات یا معمولات کے ذکر سے دلائل اور مثالیں اخذ کی ہیں۔

ایک نظر انداز شدہ اہم موضوع پر مصنف نے کتاب لکھ کر بڑی نیکی کی ہے۔ خدا نوجوان قوتوں کو اس مہم کو اور آگے بڑھا لے جانے کی ہمت دے۔

اقلیتوں کے تعلیمی حقوق اور مسائل | تصنیف: پروفیسر اکبر رحمانی۔ ناشر: ایجوکیشنل اکادمی اسلام پورہ۔ جلگاؤں ۰۰۱ ۴۲۵ (بھارت) صفحات ۱۷۶۔ قیمت: ۴۰/ روپے

اکبر رحمانی صاحب مدیر ماہنامہ "آموزگار" نے بھارت میں تعلیم و تدریس کے سلسلے میں بڑی گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اسی سلسلے میں یہ کتاب بھارتی سماج کے تناظر میں اقلیتوں کے تعلیمی حقوق سے متعلق ہے۔ اس میں وہاں کے دستور و قانون میں اقلیتوں کو جو حقوق حاصل ہیں۔ ان کا تذکرہ ہے اور جو سرکاری تعلیمی پالیسیاں وقتاً فوقتاً وہاں نافذ ہوتی رہی ہیں ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ بھارت میں اقلیتوں کو جن تعلیمی مسائل سے سابقہ در پیش ہے، ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ بالخصوص مسلم اقلیت کے تعلیمی اُمور و مسائل پر اور اُردو زبان کے تحفظ کے بارے میں مفصل بحث درج ہے اور اس سلسلے میں مفید اور قابلِ عمل تجاویز و مشورے بھی دیئے گئے ہیں۔ اپنے موضوع پر نہایت مفید، اہم اور معلوماتی کتاب ہے۔

مرتبہ: ممتاز الاسلام | BANNED PUBLICATIONS OF PAKISTAN

ناشر: بیورو آف ببلوگرافی اینڈ ریفرنس کراچی - صفحات: ۱۷ قیمت درج نہیں۔
اس کتابچے میں ان کتابوں کی فہرست دی گئی ہے۔ جنہیں پاکستان کی صوبائی حکومتوں نے پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۳ء کے تحت ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۶ء کے چھ برسوں کے دوران میں ضبط کیا ہے۔ اس میں ۳۰ کتابچوں ۲ ہینڈ بلوں، دو ورقوں اور ۵۴ مختلف جرائد کے بہت سے شماروں کی تفصیل درج ہے جنہیں ضبط کیا گیا تھا اور یہ معلوماتی کتابچہ پاکستانی اخبارات کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔ یہ ایک نئی طرز کی بہت اچھی کوشش ہے۔

ماہنامہ "افکار ملی" | ایڈیٹر: ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس - پتہ دفتر ۱۵۳/۲۲ ملی ذاکر نگر، جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵-۱۱۰۰ -

دہلی (بھارت) سے شائع ہونے والا یہ ماہنامہ ایک مکمل جریدہ ہے جس میں ہر قسم کی ملکی اور غیر ملکی خبریں، تبصرے، سنجیدہ اور معلوماتی مضامین شامل ہیں۔ ہمارے سامنے دسمبر ۱۹۹۰ء کا شمارہ ہے۔ جو ہر شعبۂ زندگی سے متعلق جامع تحریروں پر مشتمل ہے۔ زرتعاون فی شمارہ ۷/- روپے اور سالانہ ۷۰/- روپے ہے۔

سخت شرمندگی کے ساتھ

ترجمان القرآن میں طباعتی اغلاط کی کثرت نے میرا سر پھرا دیا ہے۔ ہر دفعہ پرچہ دیکھ کر بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ افسوس کہ مجھے کوئی معاون کام میں ایسا نہ مل سکا جو میرا بوجھ کم کراتا۔ تاہم اب میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کوئی دن گر زندگانی اور ہے اور "قلم کی روانی" بھی اور ہے ـــ تو پھر تصحیح کے لیے میں اس مرتبہ کچھ خصوصی انتظام کر رہا ہوں۔

تاہم شرمندگی کے ساتھ اس مرتبہ کی تصحیحات پیش کر رہا ہوں جو شاید تمام اغلاط پر حاوی نہیں ہیں۔

ص ۹ سطر ۹ — ایک کہ زائد ہے۔

" ۱۱ " ۷ — "مقربزی" کے بجائے "مقریزی"۔

" ۱۱ " ۹ — "اُس نے" دو مرتبہ ہے۔ ایک مرتبہ چاہیے۔

" ۱۲ " ۲ — "عندالدولہ" کے بجائے "عَضُدالدولہ"۔

" ۱۲ " ۸ — "روزہ روٹی" کے بجائے "روزانہ روٹی"

" ۱۲ " ۱۵ — "لیدہ" کو حذف کر دیں۔

" " " — سطر کے آخر میں "سے" حذف کر دیں۔

" " ۲۰ — صحیح عبارت: "جو طرح ڈالی اور عملی اُصول مقرر کیے"۔

ص ۳۱۔ عربی عبارت کی سطر ۲ — "ھدالقہ" کے بجائے حَدَآئِقَ

" " " " ۷ — جَعَلَکُمْ کے بجائے "یَجْعَلَکُمْ"

" " " آخری سطر — تُمَّ کے بجائے ثُمَّ

ص ۵۶ سطر ۸ — "چھایا" کے بجائے "چھاپا"

(ادارہ)